1311

جناب مفتی صاحب دامت برکاتہم

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

امید ہے مزاج مبارک خوب اچھے ہوں گے۔عرض یہ ہے کہ جب ہم بنگلہ دیش سے مال خریدتے ہیں تو وہ لاٹ کی صورت میں ہوتا ہے اور اس میں اچھا برا سب مال اٹھانا ہوتا ہے۔اکثر بائع اجازت نہیں دیتا اس میں سے کچھ چھوڑنے کیلئے۔آپ کو ہم پجامے بھیج رہے ہیں جس کے متعلق پوچھنا یہ ہے کہ اس پر ہمارے علم کے مطابق عیسائیوں کی تہوار کی تصاویر چھپی ہوئی ہے۔اس انداز میں کہ پورا پجامہ ہی کرس مس ٹری اور گھنٹیوں کے پرنٹ سے بھرا ہوا ہے کہ اب اس کو چھپا کر بیچنا مشکل ہے۔مثلاً اگر ٹی شرٹ پر پرنٹ ہوتا تو اس کے اوپر قمیص کے بیچ میں اکثر ہوتا ہے تو اس پر ایک اور پرنٹ چھاپ کر بیچ سکتے تھے۔اب اس پر کچھ پرنٹ ہوسکتا اور اگر رنگا جائے تو پھر وہ حسن اور وہ کپڑے کی ملائمیت (softness) ختم ہوجاتی ہے، جس کی وجہ سے اگر بک بھی گیا تو کوڑیوں کے بھاؤ بکے گا یعنی چیز تقریباً بے کار ہوجائے گی۔

☆ آپ سے درخواست ہے کہ اس کے بیچنے کی جائز صورت بتادیجئے۔

☆ کیا یہ تصاویر جو ہمارے علم کے مطابق ان کے تہوار کی تصاویر ہیں کیا یہ وقعی ان تہوار سے اس کا تعلق ہے جو انکے مذہب کے ساتھ خاص ہیں۔

☆ اگر بیچنے کی اجازت نہیں ہے تو کیا یہ ممکن ہے کہ ہم ان پجاموں کو غریب مسلمانوں میں تقسیم کردیں تاکہ یہ پجامے مسلمانوں کیلئے کارآمد ہوجائیں بجائے یہ کہ یہ مال ضائع ہو اور رکھا رہے اور اگر غریبوں میں دیا جائے تو کیا یہ ثواب کی نیت سے دیا جائے گا یا بغیر ثواب کی نیت سے؟

جزاک اللہ خیراً

بندہ مسلمان اقبال

0321-2325133

دار الافتاء
فتوی نمبر ۸۶/۱۹۶۷

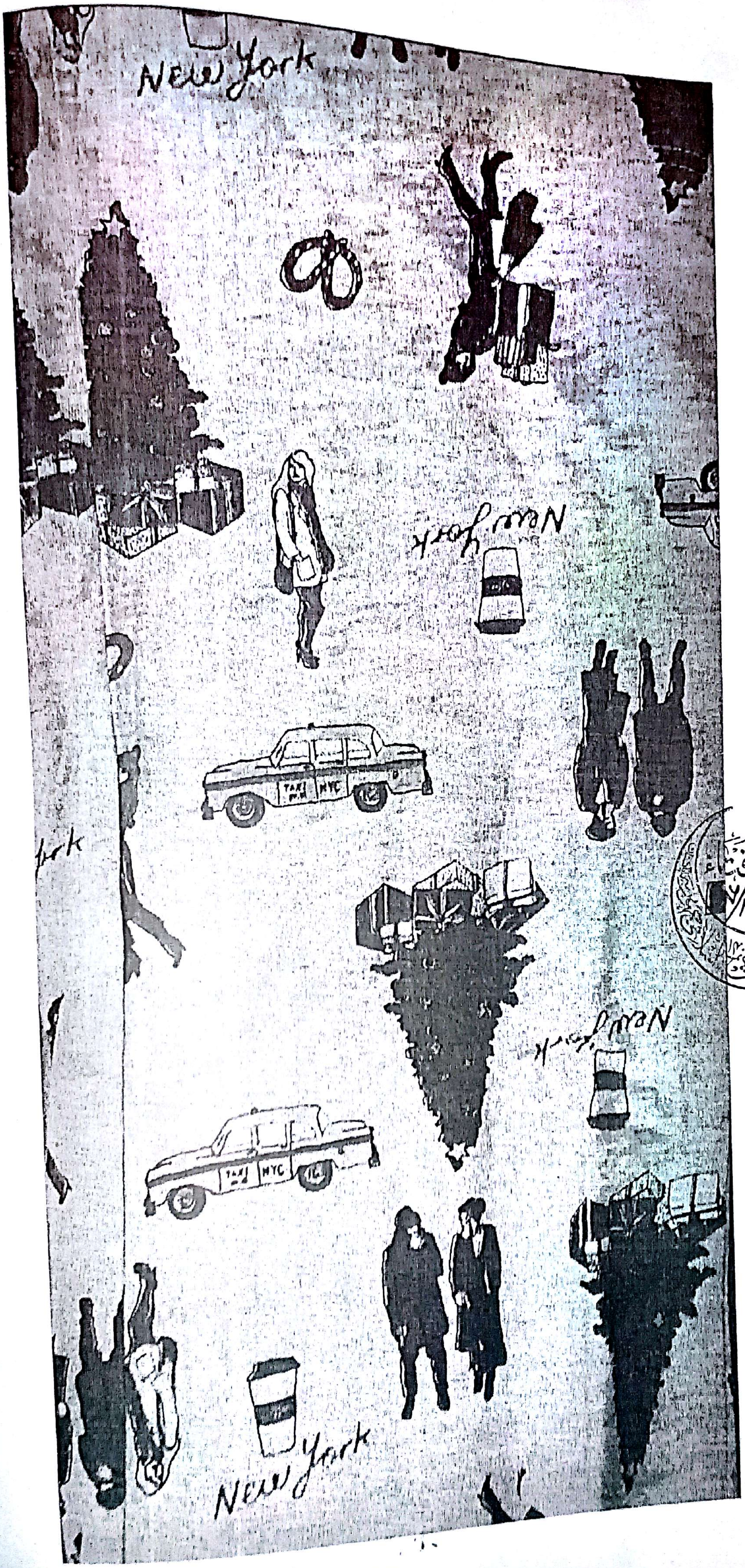

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدًا ومصلیاً

منسلکہ کپڑے کی تصویر میں درخت، گاڑی یا گھنٹی وغیرہ کی جو تصویر ہے یہ عیسائیوں کی تہوار کے ساتھ خاص ہے یا نہیں؟ اس کا ہمیں علم نہیں ہے، البتہ فی نفسہ کپڑے کی خرید وفروخت بلاشبہ جائز ہے، اور غیر جاندار اشیاء مثلاً درخت، گاڑی یا گھنٹی کی تصویر شرعاً ممنوع تصویر نہیں ہے اور ان چیزوں کی تصویر کپڑے میں ہونے سے اس کپڑے میں بذات خود کوئی معصیت پیدا نہیں ہوئی لہذا ایسے کپڑے کی خرید و فروخت شرعاً ناجائز نہیں کہلائیگی، البتہ کپڑے کی منسلکہ تصویر میں مرد و عورت کی تصویر بھی نظر آرہی ہے جو کہ شرعاً جائز نہیں ہے لہذا مرد وعورت کی تصویر والے اس کپڑے کی خرید وفروخت کا حکم یہ ہے کہ مرد یا عورت کی تصویر پرنٹ کرنا تو بلاشبہ ناجائز ہے اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے لیکن تصویر اگر بذات مقصود نہ ہو تو کپڑا فروخت کرنا اور خریدنا جائز ہے، اور اگر تصویر کی آنکھیں منہ مٹا سکیں تو زیادہ بہتر ہے۔

واضح رہے کہ عیسائی مذہبی تہوار کے دنوں میں اس طرح کے کپڑے پہننے میں چونکہ ان کے ساتھ مشابہت پائی جاسکتی ہے اس لئے ان خاص دنوں میں اس کپڑے کو پہننے سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

فی الشامیة (ج٦ص ٣٩٢)

وفی المحیط لایکره بیع الزنانیر من النصرانی والقلنسوة من المجوسی لأن ذلک اذلال لهما وبیع المکعب المفضض للرجل ان لیلبسه یکره لأنه اعانة علی لبس الحرام وان کان سکافا أمره انسان أن یتخذ له خفا علی زی المجوس والفسقة أو خیاطا أمره أن یتخذ له ثوبا علی زی الفساق یکره له أن یفعل لأن سبب التشبه بالمجوس والفسقة اه

دار الافتاء

فی الدر المختار (ج٦ص ٣٩١)

وجاز بیع عصیر عنب ممن یعلم انه یتخذه خمرا، لان المعصیة لاتقوم بعینه بل بعد تغیره وقیل یکره لاعانته علی المعصیة... وجاز تعمیر کنیسة وحمل خمر ذمی بنفسه او دابته باجر لاعصرها لقیام المعصیة بعینه

وفی الشامیة

قال فی الخانیة: ولو آجر نفسه لیعمل فی الکنیسة ویعمرها لاباس به لانه لامعصیة فی عین العمل

(قوله وحمل خمر ذمی) قال الزیلعی وهذا عنده وقالا هو مکروه لأنه علیه الصلاة والسلام لعن فی الخمر عشرة وعد منها حاملها، وله أن الاجارة علی الحمل وهو لیس بمعصیة ولا سبب لها وانما تحصل المعصیة بفعل فاعل مختار ولیس الشرب من ضرورات الحمل لأن حملها قد یکون للاراقة أو للتخلیل فصار کما اذا استأجره لعصر العنب أو قطعه والحدیث محمول علی الحمل المقرون بقصد المعصیة اه

Scanned by CamScanner

تصویر کے شرعی احکام (ص ۸۸) میں ہے:
تبعا ویجوز قصدا یجوز لا الافعال من کثیرا ان الاحناف فقه من المسلمة القواعد من
کما صرحوا فی جواز بیع الحقوق تبعا للدار و لا اصالة و قصدا۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۸/رجب المرجب ۱۴۳۹ھ

5/اپریل 2018ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفراللہ لہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۰/رجب المرجب ۱۴۳۹ھ

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۱۹۶۷/۸۱
۲۰/۷/۳۹ھ
۷/۴/۲۰۱۸